Volume VI
No. 16

SP - VI-16-74 (E)
300

# THE
# SENATE OF PAKISTAN
# DEBATES

## *OFFICIAL REPORT*

**Thursday, December 5, 1974**

## CONTENTS

| | PAGES |
|---|---|
| Starred Questions and Answers .. .. .. .. | 1 |
| Leave of Absence .. .. .. .. .. | 13 |
| Privilege Motion *Re:* Interior Minister's allegedly incorrect statement in the Senate on 5th August, 1974—*Ruled out* .. .. | 13 |
| Adjournment Motion *Re:* Publication of material against Pakistan in 'Alfazal'—*Not Pressed* .. .. .. .. | 15 |
| Baluchistan Situation: 16th December, 1974, announced for discussion | 22 |

PRINTED AT THE EDUCATIONAL PRESS, KARACHI.
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS. KARACHI

*Price : Ps.* 50

# SENATE DEBATES

# SENATE OF PAKISTAN

---

**Thursday, December 5, 1974**

---

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at eleven of the clock in the morning, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

---

(Recitation from the Holy Quran)

---

## STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

**Mr. Chairman:** Now, we take up questions. First question No. 48 is the name of Mr. Mohammad Zaman Khan Achakzai.

**Haji Sayed Hussain Shah:** Sir, on behalf of Mr. Mohammad Zaman Khan Achakzai, I put question No. 48.

### VANASPATI GHEE QUOTA FOR BALUCHISTAN

48. *Mr. Mohammad Zaman Khan Achakzai: (Put by Haji Sayed Hussain Shah): Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) the monthly quota of Vanaspati Ghee being given to Baluchistan by Federal Government showing the quantity for each individual; and

(b) whether Vanaspati Ghee given or being given on ration cards is of inferior quality; if so, the reason therefor?

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:**

(a) 400 tons per month from August, 1973 to November, 1974. From December, 1974 the monthly quota has been increased to 505 tons; an increase of 26%. Distribution within the Province to individuals, families and establishments is the responsibility of the Provincial Government.

(b) No.

حاجی سید حسین شاہ : ضمنی سوال ، جناب والا ! کیا وزیر مملکت صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ ابھی جو ۲۶ فیصد اضافہ بناسپتی گھی کی مقدار میں بلوچستان میں دینے کا انتظام کیا گیا ہے کیا وہ اس سے مطمئن ہیں کہ وہاں کی ضروریات اس سے پوری ہو جائیں گی ؟

سید قائم علی شاہ جیلانی : یہ صاحب ایسے ہے کہ پچھلے برسوں میں جیسے کہ آگے سوال آئے گا ۔

I will explain to him that whatever the total quantity is available we are equally distributing according to population in different Provinces, and actually the distribution is done by the provinces.

حاجی سید حسین شاہ : ضمنی سوال، جناب والا ! بلوچستان کے صوبہ کو ۵۰۵ ٹن بناسپتی گھی ماہوار دے رہے ہیں جسکو اگر تولوں اور ماشوں میں تبدیل کیا جائے تو تقریباً ۵۴ لاکھ ۲۰ ہزار ۸ سو تولے بنتے ہیں اور بلوچستان کی آبادی تقریباً ۲۵ لاکھ کے قریب ہے توکیا ۵۴ لاکھ ۲۰ ہزار ۸ سو تولے گھی وہاں کے ایک ایک فرد کے لئے بطور سرمہ کے استعمال ہو ہو سکتا ہے ؟

جناب چیئرمین : یہ ضمنی سوال تو نہیں ہے ۔ یہ ایک انفارمیشن ہے ۔

آپ اس سوال کو کسی اچھے طریقے سے پوچھ لیں جو کہ قابل قبول ہو ۔

حاجی سید حسین شاہ : جناب والا ! میری گذارش یہ ہے کہ ۵۴ لاکھ ۲۰ ہزار ۸ سو تولے گھی ہے اور یہ ایک فرد کے حصے میں دو تولے گھی بھی نہیں آتا ۔

جناب چیئرمین : آپ نے فرمایا ہے کہ سرمے کے لئے کیا کافی ہے تو اس کے جواب میں وہ کہدیں گے کہ کافی ہے تو پھر آپ کیا کہیں گے ؟ وہ جواب تو دے سکتے ہیں نا ۔

حاجی سید حسین شاہ : یہ سرمے کے لئے ہی دیا جا رہا ہے کھانے کے لئے تو نہیں دیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین : تو آپ کوئی اچھے طریقے سے سوال پوچھ لیں بغیر سرمے کے۔

حاجی سید حسین شاہ : کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ گھی کی تقسیم کا انہوں نے کیا طریقہ اختیار کیا ہوا ہے ؟

سید قائم علی شاہ جیلانی : اس سلسلے میں تو انکو زیادہ اور بہتر علم ہونا چاہئے۔ اس کو تقسیم تو صوبے کر رہے ہیں۔ ہم تو ٹوٹل الوکیشن کرتے ہیں۔ پچھلی گورنرز کانفرنس کی جو میٹنگ ہوئی تھی، اس میں جو ڈیمانڈیں تھیں، ان کی بنا پر گھی کی مقدار ۴۰۰ ٹن سے بڑھا کر ۵۰۵ ٹن کردی گئی ہے۔ یہ حالیہ دسمبر میں فیصلہ کیا گیا ہے لیکن اگر کھانے کے لئے کہیں تو وہ سیر یا اس سے زیادہ بھی کھا سکتے ہیں یہ ان کی مرضی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اکنامی لحاظ سے کھائیں تو تھوڑا بہت سب کو مل سکتا ہے۔

حاجی سید حسین شاہ : کیا میں وزیر صاحب سے پوچھ سکتا ہوں کہ بلوچستان کو گھی آبادی کے لحاظ سے تو دیا جا رہا ہے اور ان کو یہ معلوم ہے کہ صوبہ سرحد، سندھ اور پنجاب میں پانی کی مقدار زیادہ ہے۔ نہریں زیادہ ہیں۔ سرسبز و شاداب علاقے ہیں ان میں پیداوار زیادہ کی جا سکتی ہیں اور جب کہ بلوچستان کا خشک علاقہ ہے وہاں پر اس چیز کا خیال رکھتے ہوئے اسکے کوٹا میں اضافہ کیا جائے ؟

سید قائم علی شاہ جیلانی : اس سوال کا دار و مدار حالات اور پروڈکشن پر ہے۔ اس سال ہمارا ٹارگٹ کچھ زیادہ ہی ہے۔ دوسرے یہ کہ میں ان کی اطلاع کے لئے بتادوں کہ بلوچستان میں حکومت گھی کے دو

[Syed Qaim Ali Shah Jillani]

کارخانے لگا رہی ہے - پھر جب پروڈکشن بڑھ جائے گی تو ان کا مطالبہ
پورا کر دیا جائے گا جو یہ کر رہے ہیں -

**Khawaja Mohammad Safdar:** Supplementary, Sir. Whether it is a fact that hydrogenatic process is not being allowed to be completed and the vegetable banaspati ghee is thrown into the markets and that is why that quality is deteriorated?

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:** Sir, I don't think so, although it is quite a different question and not entirely related with the present question.

**Khawaja Mohammad Safdar:** It arises out of question 48 (b) whether vanaspati ghee given or being given on ration cards is of inferior quality.

**Mr. Chairman:** But the answer to 'b' is 'No', how does this question arise out of 'b'?

**Khawaja Mohammad Safdar:** But it has been asked whether the vanaspati ghee given on ration cards is of inferior quality.

**Mr. Chairman:** But you can't enter into that controversy. You sought answer to that and the Minister has said 'No'. Now, we take up next question.

**Haji Sayed Hussain Shah:** Sir, on behalf of Mr. Mohammad Zaman Khan Achakzai, I put question No. 49.

VANASPATI GHEE PRODUCTION AND DISTRIBUTION

49. ***Mr. Mohammad Zaman Khan Achakzai** (Put by Haji Sayed Hussain Shah): Will the Minister for Industries be pleased to state:

(a) the quantity of Vanaspati Ghee produced in Pakistan during the years 1971-72, 1972-73 and 1973-74;

(b) the quantity of Vanaspati Ghee supplied to the provinces of Punjab, Sind, Baluchistan and N.W.F.P. during the years 1971-72, 1972-73 and 1973-74;

(c) whether it is a fact that in the province of Baluchistan Vanaspati Ghee is not available in the open mrket and is being supplied at the rate of two *chhatak* and one *chhatak* per head monthly in the urban and rural areas respectively;

(d) whether Government is prepared to increase the quantity of Vanaspati Ghee for supply to Baluchistan;

(e) whether it is also a fact that in Baluchistan in general and in Quetta city in particular, Vanaspati Ghee is being sold in black market in abundance; and

(f) if answer to (e) above be in the affirmative, the sources from which the black-marketeers get the Vanaspati Ghee and whether Government intends to put a curb on this practice?

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:**

(a) The production of vegetable ghee during the financial years is as follows:—

| Years | Production (in tons) |
|---|---|
| 1971-72 | 158,953 |
| 1972-73 | 184,214 |
| 1973-74 | 230,000 |

(b) Until August, 1973 there were no Provincial quotas for the supply of vegetable ghee. The quantities that moved from one Province to the other cannot therefore be established.

During 1973-74 from August, 1973 onwards the allocations to the Provinces were:

| | | |
|---|---|---|
| Punjab | 8,700 | tons per month. |
| Sind | 5,750 | ,, |
| NWFP | 2,100 | ,, |
| Baluchistan | 400 | ,, |

(c) Distribution of vegetable ghee within the Province is the responsibility of the Provincial Government who distribute it on ad-hoc basis in urban and rural areas except Quetta town were the scale is six chattak per head per month.

(d) Government have increased Baluchistan's quota from 400 tons per month to 505 tons per month from December, 1974.

(e) Not within the Federal Government's knowledge.

(f) Does not arise.

جناب زمرد حسین : ضمنی سوال ، جناب والا ! بلوچستان کا آبادی کے لحاظ سے کوٹہ کم ہے۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ بلوچستان سے امتیازی سلوک کیوں کیا جارہا ہے ؟

سید قائم علی شاہ جیلانی : جناب والا ! بلوچستان سے کوئی امتیازی سلوک نہیں کیا جارہا ہے - وہ اس لحاظ سے دیکھیں کہ دوسرے صوبوں میں ضرورت زیادہ ہے اور انہیں بھی ضوورت کے لحاظ سے نہیں دیا جا رہا ہے لیکن جتنی پروڈکشن ہے اس لحاظ سے دیا جا رہا ہے پروڈکشن جو ہے وہ پچھلے سال کے مقابلے میں بڑھی ہے تو اسی لحاظ سے آبادی میں بھی اضافہ ہوا ہے -

جناب زمرد حسین : میرا سوال یہ تھا کہ آبادی کے لحاظ سے بلوچستان کو گھی کا حصہ کم دیا گیا ہے اور اس امتیازی سلوک کی وجہ پوچھنا چاہتا تھا - جناب والا ! بلوچستان کی آبادی ۲۵ لاکھ ہے اور پنجاب کی ساڑھے تین کروڑ - پندرہ گنا پنجاب کی آبادی بلوچستان سے زیادہ ہے تو اس حساب سے پنجاب کو ۶ ہزار ٹن گھی ملنا چاہئے تھا جب کہ ۸ ہزار ۷ سو ٹن ملا ہے - سندھ کی آبادی بلوچستان کی آبادی کے مقابلے میں ۶ گنا زیادہ ہے اسے گھی ۲۴۰۰ ٹن ملنا چاہئے تھا لیکن ۵۷۵۰ ٹن ملا ہے اور صوبہ سرحد کی آبادی اس سے ۴ گنا زیادہ ہے اسکو ۱۶۰۰ ٹن ملنا چاہئے تھا لیکن ۲۰۰۱ ٹن ملا ہے - میں اس proportion سے پوچھ رہا تھا کہ بلوچستان کو آبادی کی نسبت سے نہیں ملا ہے - اس طرح بلوچستان سے امتیازی سلوک کیوں کیا جارہا ہے ؟

سید قائم علی شاہ جیلانی : جناب والا ! میں سمجھتا ہوں کہ امتیازی سلوک نہیں کیا جا رہا ہے - ہم نے کوشش کی ہے کہ جو پراونشل حکومتوں کی ڈیمانڈ تھی اس کے مطابق ، ان کی ڈیمانڈ کو دیکھتے ہوئے گھی کی تقسیم کی جائے - ہم خود ، فیڈرل گورنمنٹ تو تقسیم نہیں کرتی یہ اصول تو اس وقت طے ہوتے ہیں جب صوبائی رابطے کی میٹنگیں ہوتی ہیں - اس میں صوبوں کے نمائندے ہوتے ہیں - ہر صوبے کا وزیر اعلیٰ ہوتا ہے یا وزیر ہوتا ہے اور یہ جو تقسیم ہوئی ہے اسی کے لحاظ سے ہوئی ہے جو میٹنگوں میں بات طے ہوئی تھی - ویسے بھی صاحب ، میں گذارش کرونگا

کہ یہ دیکھا گیا ہے کہ شہروں کے لحاظ سے گاؤں میں بناسپتی گھی کم استعمال ہوتا ہے تو بلوچستان کے شہروں میں ڈیولپمنٹ ہو رہی ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ کوئٹہ میں تو ڈسٹری بیوشن ہوتی ہے گھی کی کوٹہ کے لحاظ سے اور باہر کے علاقوں میں' رورل ایریا میں عام تقسیم ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رورل ایریا میں گھی کم استعمال ہوتا ہے شہروں کے لحاظ سے۔

مفتی ظفر علی نعمانی : کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ جب گھی کی پروڈکشن ہمارے ملک میں کم تھی تو اس وقت گھی کی عوام کو کوئی تکلیف نہیں تھی اور اب جب کہ پروڈکشن بھی بڑھ گئی ہے تو گھی کی کمی کی تکلیف بھی بھی بڑھ گئی۔ جس کی وجہ سے کوٹہ مقرر کرنا پڑتا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

سید قائم علی شاہ جیلانی : میں سمجھتا ہوں کہ مولانا صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ ۱۹۷۳ع میں کافی تکلیف تھی اور ۱۹۷۲ع میں بھی کافی تکلیف تھی جس کی وجہ سے ہمیں یہ اقراجات کرنے پڑے اور گورنمنٹ کو کارخانے take over کرنے پڑے۔ آج گھی کی اتنی shortage نہیں ہے اور distribution ہو رہی ہے اور پہلے کی نسبت آج اتنی تکلیف نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو گھی مل رہا ہے۔ اتنی تکلیف نہیں ہے جتنی ۷۳-۱۹۷۲ع میں تھی۔

جناب شہزاد گل : سپلیمنٹری۔ جناب والا! کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ فرنٹیئر میں ۷۴-۱۹۷۳ع میں بناسپتی گھی کی پروڈکشن کتنی تھی اور فرنٹیئر کی requirement کتنی ہے؟

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:** This is an independent question. I need notice for this—for production as well.

حاجی سید حسین شاہ : وزیر صاحب نے جو اعداد و شمار ہاؤس کے سامنے پیش کئے ہیں کہ ۷۲-۱۹۷۱ع میں ۱۶۵۸۹۵۳ ٹن گھی پیدا ہوتا

[Haji Sayed Hussain Shah]

تھا اور اب ۷۴-۱۹۷۳ء میں ۲،۳۰۰۰۰ ٹن گھی پیدا ہوتا ہے - تقریباً اس سے ڈیڑھ گنا زیادہ پیدا ہوتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ ۷۲-۱۹۷۱ء میں لوگ گھی کی کمی محسوس نہیں کرتے تھے مگر آج ۷۴-۱۹۷۳ء میں لوگ گھی کی کمی کیوں محسوس کر رہے ہیں؟

سید قائم علی شاہ جیلانی : جناب والا ! کیا آبادی نہیں بڑھی ہے؟ کوئی development نہیں ہوئی ہے - لوگوں کی ضروریات نہیں بڑھیں؟ پہلے جتنا کھاتے تھے اب اس سے زیادہ کھاتے ہیں اور خاص طور پر میں نے کہا ہے کہ rural area میں لوگ پہلے کم گھی استعمال کرتے تھے اور آج اس تناسب سے بہت زیادہ گھی استعمال کر رہے ہیں - پہلے وہ زیادہ butter استعمال کرتے تھے - اب وہ butter کم استعمال کرتے ہیں - اس لئے ضروریات بڑھی ہیں -

سردار محمد اسلم : جیسا کہ وزیر موصوف نے فرمایا ہے کہ rural area والوں نے ویجیٹیبل گھی زیادہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے تو کیا وہ rural area اور urban area کے گھی کا کوٹہ برابر کر دیں گے؟ کیونکہ آدمی تو دونوں طرف ایک جیسے رہتے ہیں کیا وہ دونوں کا کوٹہ برابر کر دیں گے -

سید قائم علی شاہ جیلانی : میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب میں کوئی کوٹہ نہیں ہے - کوئی جتنا چاہے لے سکتا ہے - ایسی تو کوئی بات نہیں ہے -

سردار محمد اسلم : فرنٹیئر میں کوٹہ ہے -

خواجہ محمد صفدر : پنجاب میں بھی کوٹہ سسٹم ہے -

سید قائم علی شاہ جیلانی : یہ تو صوبائی حکومت پر ہے - اگر وہ سمجھتی ہے کہ وہاں تھوڑی بہت قلت ہے تو وہ کوٹہ سسٹم جاری کر دیتی

ھے۔ یہ تو صوبائی معاملہ ھے۔ ہم تو total production کے حساب سے total allocation کرتے ھیں۔

**Mr. Chairman:** He has already made it clear Mr. Kamran Khan, you see, that the allocation is their responsibility but distribution within the province is the concern of the province concerned. Their concern is not the distribution within the province.

**Mr. Kamran Khan:** Will the honourable Minister be pleased to state what steps are being taken to increase production of vegetable ghee in the Frontier Province.

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:** We are trying to increase overall production this year. I must tell them that our target is 2,75,000 tons instead of 2,30,000 tons in 1973-74. This is how we are trying to increase production. We are trying to increase production by different means.

**Mr. Kamran Khan:** I want to know what steps are being taken. The honourable Minister just said he is trying. How is he trying? He is personally trying or physically trying or whether he is going to increase the capacity of the present mills or he is going to set up more mills? We want to be clear about it.

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:** Mostly ghee production depends on oil and we are short of indigenous oil. So, we are importing from outside. This year we imported sufficiently. I will some other time explain to them the total quantity of oil we are going to import this year. We have the capacity to increase ghee production. The capacity is there but it demands on the raw material. When more raw material is available we will have more production. This year, therefore, according to our estimate, we will have more production and we expect more raw materials.

**Mr. Kamran Khan:** Will the honourable Minister state whether any steps are being taken by the Government to increase the production of oil bearing seeds in the country?

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:** It is a question for the Agricultural Minister but I will tell them that we have written to the Provincial Government that they should try and see that there is more production of sunflower and soya bean oil and cotton seeds so that we can have more local and indigenous production of oil.

<u>حاجی سید حسین شاہ</u>: کیا حکومت بلوچستان میں گھی کے کوٹے میں اضافہ کرنے کی کوئی اسکیم یا ارادہ رکھتی ھے؟

<u>جناب چیئرمین</u>: اس کا جواب پہلے مل چکا ھے۔

حاجی سید حسین شاہ : نہیں ملا ۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا تھا کہ جب پروڈکشن زیادہ ہوگی تو آپ کے کوٹے میں بھی اضافہ کر دیا جائے گا ۔

حاجی سید حسین شاہ : انہوں نے فرمایا ہے کہ ان کی پروڈکشن جو ہے وہ کافی زیادہ ہو چکی ہے ۔ اس کے تحت میں نے یہ سوال پوچھا ہے ۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے کہ اضافہ ہوا ہے اور چار سو سے ۵۰۵ ہوگئی ہے ۔

حاجی سید حسین شاہ : انہوں نے کہا ہے کہ پروڈکشن تین لاکھ ٹن ہوئی ہے ۔

جناب چیئرمین : اضافہ ہو رہا ہے تو ہو جائے گا ۔

سید قائم علی شاہ جیلانی : انہوں نے شاید غلط سمجھا ہے ۔ میں نے تین لاکھ نہیں کہا میں نے کہا ہے کہ امسال ۲٫۷۵۰۰۰ ہماری estimated پروڈکشن ہے ۔

جناب زمرد حسین : محترم وزیر صاحب بتائیں گے کہ آبادی کے تناسب سے جو پروڈکشن ہے اس سے بلوچستان کو کوٹہ مل سکے گا ؟

**Mr. Niamatullah Khan:** Sir, I support the version of the Minister of State (*laughter*). He has explained more than enough and it is not only the vegetable ghee quota which is being increased according to production but when there will be more production there will be more increase. Moreover, there are in big cities many hotels and restaurants and naturally there the consumption is more. If Baluchistan has to develop big cities its quota will be increased also. The Minister of State has explained more than enough that it is not only the vegetable ghee sphere but there are so many industries which are for the Government to develop. This is only one item.

جناب زمرد حسین : حاجی صاحب کی بجائے منسٹر صاحب جواب دے دیں تو بہتر ہوگا ۔

جناب چیئرمین : معلوم ہوتا ہے کہ آپ حاجی صاحب کا پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔

جناب زمرد حسین : کیا محترم وزیر صاحب بتائیں گے کہ آبادی کے تناسب سے بلوچستان کو گھی مل سکے گا؟

جناب چیئرمین : اس کا جواب حاجی صاحب نے دے دیا ہے۔ یہ کافی ہے۔

May I know, for my information, in what capacity are you answering this supplementary question?

**Mr. Niamatullah Khan:** Sir, I see the position as stated by the Minister, and so as a Member of the Senate I have a right.

**Mr. Chairman:** I repeat my question. My query was in what capacity are you answering? Are you a Minister or a Minister of State or have you been authorised by some Minister to give this reply? I want to know because you are creating a clear and strange precedence, you see.

**Mr. Niamatullah Khan:** Sorry. I will receive your permission in future.

**Mr. Chairman:** Probably you came to the rescue of the Minister concerned.

**Mr. Niamatullah Khan:** In future, I will see that I get your permission.

جناب زمرد حسین : حاجی صاحب کی بجائے قائم علی شاہ صاحب جواب دے دیں تو اچھا ہے۔

**Mr. Chairman:** You did not object to what was being stated and kept listening to what he was saying. That supplementary has already been answered.

جناب زمرد حسین : جناب والا ! سینٹ میں یہ ایک نئی روایت قائم ہو رہی ہے۔

جناب چیئرمین : انہوں نے کہا ہے کہ آئندہ اجازت لیا کریں گے۔

حاجی سید حسین شاہ : آئندہ ہم بھی اس کی اجازت دے دیں گے۔

1639

جناب شہزاد گل : حاجی صاحب کے لئے پہلے سے روایت قائم ہے -

**Mr. Chairman:** Yes, Khawaja Mohammad Safdar, you put your question.

CLAIMS OF PERSONS UPROOTED FROM EAST PAKISTAN

50. ***Khawaja Mohammad Safdar:** Will the Minister-in-Charge of the Cabinet Division be pleased to state:

(a) whether the Federal Government has invited calims from the civilians and Civil Government servants uprooted from former East Pakistan who have suffered loss of movable or immovable property; and

(b) if answer to (a) above be in the affirmative, the total value of such claims?

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:**

(a) No.

(b) Question does not arise.

**Khawaja Mohammad Safdar:** Supplementary, Sir. Will the Minister please state whether it is a fact that Pakistani civilians and civilian government servants have left properties both movable and immovable in formerly East Pakistan worth billions of rupees.?

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:** Pardon, Sir? I have not followed his question.

خواجہ محمد صفدر : میرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ پاکستانی شہری خواہ وہ سو یلین ہیں یا سرکاری ملازمین انہوں نے مشرقی پاکستان میں اربوں روپے کی جائداد چھوڑی ہے ؟

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:** Sir, as I said, we have not assessed the claims because this is going to be a sensitive subject and it has international implications, It was. therefore, that we did not. But for the information of the honourable Member I must say that a number of repatriated persons had, however, suo moto given their claims and the Division of National and Overseas Affairs had received those claims on their own, not the Cabinet Division, and according to their assessment, the value—the interim value assessed—was about 560 crores. This is the assessment which they have made about the claims given by different people who have been repatriated to Pakistan. But we have officially not made on our side any assessment nor we have invited any claims.

خواجہ محمد صفدر : سپلیمینٹری - کیا محترم وزیر صاحب ارشاد فرمائینگے کہ کیا یہ امر واقعہ ہے کہ بنگلہ دیش گورنمنٹ نے پاکستان گورنمنٹ سے معاوضہ اور اس کے علاوہ پاکستان کے اثاثہ جات میں سے حصہ طلب کیا ہے ؟

**Syed Qaim Ali Shah Jillani:** This is, I think, quite different. Total amount assessed on the Government side is quite a different question, and I need notice for that. This has no connection with civilians and civilian officers.

**Mr. Chairman:** Yes, that is all. The question hour is over.

## LEAVE OF ABSENCE

**Mr. Chairman:** There is an application from Senator Mr. J.A. Rahim for leave. He has asked for leave of absence from today for the rest of the session for the reason of health. He needs change to milder climate. Should the leave be granted to him?

*The leave was granted.*

**Mr. Chairman:** Leave is granted.

## PRIVILEGE MOTION *Re:* INTERIOR MINISTER'S ALLEGEDLY INCORRECT STATEMENT IN THE SENATE ON 5th AUGUST, 1974

**Mr. Chairman:** Honourable Members, you will remember that yesterday I had promised to pronounce my ruling in Mr. J.A. Rahim's privilege motion today. So, I will just deliver it. Since the instant privilege motion of Senator Mr. J.A. Rahim is based on the Interior Minister's statement in reply to Khawaja Mohammad Safdar's earlier privilege motion moved on the 5th August, 1974, it seems necessary to recapitulate the facts briefly.

Khawaja Mohammad Safdar in his motion, had alleged that the attack on the person of Mr. J.A. Rahim with rifle butts by the Federal Security Force men, who had forcibly entered the Senator's residence on the 3rd July, 1974, had physically disabled him from attending the Senate Session on 25th July, 1974. Replying the Minister for the Interior Mr. Abdul Qaiyum Khan had denied that the Federal Security Force men had forcibly entered the Senator's residence or had attacked him with rifle butts on the 3rd of July. For this reason Khawaja Mohammad Safdar's motion was ruled out. On the 20th November, 1974, Mr. J.A. Rahim gave notice of the present privilege motion

[Mr. Chairman]

alleging that the Minister for the Interior had misstated the facts and had deliberately misinformed the House on the 5th of August, 1974. According to him the Federal Security Force men had forcibly entered his house fully armed and had beaten him up with the rifle butts as is evident from the narration of those facts.

There are two versions of the same incident. Mr. J.A. Rahim maintains that the Federal Security Force men and the Prime Minister's Chief Security Officer, Mr. Said Ahmad Khan, had forcibly entered his house and beat him up on the night between 2nd and 3rd July. He says that fearing that his life was threatened, he had fired two shots in the air, in order to attract the attention of the neighbours. True, Mr. J.A. Rahim's version cannot be dismissed lightly as utterly baseless—he being a responsible Member of this august House, but at the same time it cannot be accepted as gospel truth without corroborative evidence to justify a finding against the Interior Minister, who has given a different version of the story. The Minister denied the allegation that he had misstated the facts or had deliberately misinformed the House. He disclaimed any personal or direct knowledge of the incident as he was not present at the place and time of the occurrence. He added that what he said on the 5th August was based on the information furnished to him by the Government agencies concerned. He read out the FIR lodged by the Prime Minister's Chief Security Officer at Islamabad Police Station in the early hours of the 3rd July. What is alleged in the FIR is that after the door of his house was opened, not of course forcibly, Mr. Rahim fired two shots at the Chief Security Officer but missed him. Thereupon Mr. Ghulam Hussain Butt, Deputy Director of Federal Security Force, who had accompanied the Chief Security Officer tried to overpower Mr. Rahim to relieve him of the revolver and in the scuffle that followed Mr. Rahim was floored and sustained injuries. Mr. Rahim fired two more shots during this scuffle, one of which hit a Guard Commander. The Minister added that the Deputy Director, Federal Security Force, whom he had questioned had admitted that he had hit Mr. Rahim but not with rifle butts.

The two versions are irreconcilable. If one is accepted as correct the other has to be rejected. But the real question is whether Mr. Rahim's allegation, which is the basis of his privilege motion that the Minister for the Interior misstated the facts and deliberately misinformed the House, has or has not been fully substantiated? That is the crux of the whole matter. May be what Mr. Rahim has stated is correct. It is equally possible that it is incorrect. There may be an element of exaggeration in what he has stated. It is also possible that the case has been either understated or has been overstated. There is also another possibility and that is the possibility of misunderstanding of the situation in the heat of the moment. They might have misunderstood each other's intention and because of that this incident might have unfortuntely taken place. So, what I feel is this that the question before the House is not whether what Mr. Rahim has stated is correct or is not correct.

The crux of the matter which will clean this case, this dispute, this issue is whether the House or, for that matter, I am fully satisfied beyond any shadow of doubt that Mr. Abdul Qaiyum Khan, the Interior Minister, has misstated the facts of the incident and has also deliberately tried to mislead the House. The fate of this privilege motion will hinge on the determination of this simple

issue. Now, you know the facts narrated by the two sides yesterday. I have already pointed out that it is not for us to determine whether what Mr. J.A. Rahim has stated is a fact or not a fact, because that was relevant only for the purpose of the privilege motion moved by Khawaja Mohammad Safdar, as the basis of his privilege motion was that Mr. J.A. Rahim had been given beating and as a result of that he had been physically disabled so much so that he was unable to attend the session. That was denied, and as a result of that being no course open to us, I had to rule it out. But today the question is not before us what Mr. J.A. Rahim states is a fact or is not a fact, is true or is not true: that is absolutely irrelevant and immaterial for the purpose of the determination of the issue before us today. Today, as I have already stated, the basis of the privilege motion tabled by Mr. J.A. Rahim is this that the Interior Minister has misstated the facts of the incident and has deliberately misinformed the House. As, you will recall, the Minister concerned stated that he had no personal knowledge of the incident, he was not present, he was not an eye witness, and he did not know anything personally of the occurrence. His statement was based on the information material and data provided to him by the other party concerned, namely, the Chief Security Officer and the Deputy Director of the Federal Security Force, and it was on the basis of that that he made a statement in the House. Now, I feel that there is no sufficient material before me to come to a finding that the Minister concerned has in fact misstated the case, misstated the facts of the incident, and not only that but has also deliberately tried to misinform and mislead the House. Therefore, the honourable Members of the House, not finding enough evidence to corroborate the statement of Mr. J.A. Rahim to that extent which will justify to warrant the finding that the Interior Minister's statement was not true and he tried to deliberately mislead the House, I am constrained to hold it not in order.

Yes, now we take up adjournment motions. This is in the name of Mufti Zafar Ali Nomani.

## ADJOURNMENT MOTION *Re:* PUBLICATION OF MATERIAL AGAINST PAKISTAN IN 'ALFAZAL'

<u>جناب چیئرمین</u>: وہ آپ کی تحریک التواء ہے الفضل کی بابت۔

<u>مفتی ظفر علی نعمانی</u>: جی اس روز تحریک پیش کی تھی تو چند جملے میں جلدی جلدی ختم کر دیتا ہوں۔ جناب والا! جو عوام ختم نبوت کے عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں، ان کے خلاف زبردست زہر افشانی کی گئی ہے۔ جس سے پاکستانی عوام کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق اخبار اس روز پیش کرنا تھا۔ اخبار میں تو بہت طویل مضمون ہے۔ اس کے چند اقتباسات آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

ملک محمد اختر : کس تاریخ کا ہے ؟

راؤ عبدالستار : وہ تاریخ جو ایڈجرنمینٹ موشن میں دی ہے ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : ایڈجرنمینٹ موشن میں تو میں نے کوئی تاریخ نہیں دی تھی ۔ بعد میں ۔ ۔ ۔ ۔

جناب چیئرمین : آپ نے ۱۰ تاریخ کے پرچے الفضل کے متعلق کہا تھا ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : حضور والا ! میں ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، کے پرچے پیش کر سکتا ہوں کیوں کہ وہ جملہ ملتا نہیں ہے ۔ مجھے اجازت دیں کہ میں اس چیز کو ملا دوں ۔

جناب چیئرمین : ملانے کے لئے تو وسیع میدان ہے ۔ آپ سب کچھ کر سکتے ہیں ۔ آپ یہ بتائیے نا کہ آپ نے کہا کہ ۱۰ تاریخ کے الفضل میں کچھ قابل اعتراض مواد چھپا ہے اور آپ نے کہا کہ یہ دو دفعہ پہلے بھی ملتوی ہو چکا ہے، تو وہ پرچہ پڑھ کر اس ایوان کے سامنے پیش کریں گے ۔ وہ ۱۰ نومبر کا پرچہ جس کی بناء پر آپ یہ تحریک التواء پیش کر چکے ہیں ۔ وہ اب لائے ہیں ؟

مفتی ظفر علی نعمانی : وہ ۸ اکتوبر کا پرچہ میں لایا ہوں ۔

جناب چیئرمین : ۸ تاریخ کا تو ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔ وہ تو کوئی اور ایڈجرنمنٹ موشن لائیں گے اگر آپ لانا چاہیں تو لا سکتے ہیں ۔ ہمارا تعلق تو ۱۰ نومبر کے پرچے کے ساتھ ہے ۔ آپ نے کہا ہے کہ اس میں کچھ قابل اعتراض جملے کہے گئے ہیں، جن کی بناء پر آپ نے تحریک التواء پیش کی ہے ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : جہاں تک میرا خیال ہے وہ غلطی سے تاریخ رہ گئی -

جناب چیئرمین : غلطی آپ کریں اور سزا ملک کو ملے ؟

مفتی ظفر علی نعمانی : وہ میں لیکر آیا ہوں - میں نے اسٹیٹ منسٹر سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ تاریخ غلط ہوگئی ہے - اگر آپ اجازت دے دیں تو میں اس میں کوئی تبدیلی نہیں کروں گا - محض پرچے کو پڑھ کر آپ کو سنا دیتا ہوں -

جناب چیئرمین : یہ تو ٹیکنیکل باتیں ہیں - تحریک التواء اور تحریک استحقاق کا جو نتیجہ ہے وہ تو ٹیکنیکل objections پر ہوتا ہے -

ملک محمد اختر : آپ اسے پریس نہ کریں کیوں کہ مولانا آپ کی date غلط ہے تو یہ technically نہیں رہے گا -

جناب چیئرمین : چھوڑیئے نا کچھ تو کہنے دیں -

ملک محمد اختر : یہ sensitive issue ہے -

جناب چیئرمین : ان کے دل میں کچھ بھڑاس ہے نکلنے دیں -

مفتی ظفر علی نعمانی : حضور ! بھڑاس وڑاس تو کچھ بھی نہیں ہے - ایک حقیقت ہے جو میں آپ کے سامنے اخبار کے چند پرچوں میں سے پڑھ کر پیش کرتا ہوں -

جناب چیئرمین : حقیقت سے بھڑاس نہیں نکلتی ؟

جناب قمرالزمان شاہ : پوائنٹ آف آرڈر -

جناب چیئرمین : مفتی صاحب یہ پرچہ الفضل جو ہے یہ کس کا ہے ؟

مفتی ظفر علی نعمانی : یہ قادیانیوں کا ہے مرزائیوں کا ہے ۔

**Mr. Chairman:** Yes, Mr. Qamar-uz Zaman Shah!

**Mr. Qamar-uz Zaman Shah:** Sir, my point of order is that reading of this paper is absolutely irrelevant because it is not that which is mentioned in the adjournment motion. Therefore, on the very face of it, the adjournment motion ought to be ruled out of order before even he may be allowed to read something besides what he has mentioned in the adjournment motion. Kindly give your ruling on the adjournment motion.

**Mr. Chairman:** You are partially correct that I cannot allow him to read out or to quote from that paper. But simply on that ground ruling it out. . .

**Mr. Qamar-uz Zaman Shah:** No, Sir, I am saying that kindly don't allow him.

مفتی ظفر علی نعمانی : پوائنٹ آف آرڈر سر ! یہ رول آؤٹ کر دینے کے مشورے کا اختیار میرے خیال میں ہم لوگوں کو نہیں ہے ۔ ہم یہ کہیں کہ فلاں کام کر دیں فلاں کام نہ کریں ۔ یہ مشورے دینے کا حق نہ ہمیں ہے نہ شاہ صاحب کو ہے ۔

جناب چیئرمین : وہ مشورے تو نہیں دے رہے ہیں ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : حضور ! وہ مشورے دے رہے تھے کہ رول آؤٹ کر دیں ۔ ان کو کسی قانون کے مطابق حق نہیں پہنچتا کہ وہ یہ کہیں ۔ ہاں اسٹیٹ منسٹر صاحب کچھ کہہ سکتے ہیں ۔

جناب چیئرمین : اگر آپ کو یہ کہنے کا حق ہے کہ اس کو ایڈمٹ کیا جائے تو ان کو یہ کہنے کا حق ہے کہ ایڈمٹ نہ کیا جائے ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : حضور ! میں تو یہ کہتا ہوں کہ تھوڑا سا پڑھ لینے دیا جائے ۔

**Mr. Chairman:** Now, the Cat is out of bag. He simply wants to say something.

اگر آپ کا حق ہے کہ یہ قابل قبول ہے وہ admissible ہے، تو ان کا بھی حق ہے کہ وہ کہہ دیں کہ اس کو رد کردیا جائے۔

مفتی ظفر علی نعمانی: تو میں تھوڑا سا پڑھ کر سنادوں۔

جناب چیئرمین: نہیں نہیں، آپ پیپر کو نہ پڑھیں۔ یہ کسی اور تاریخ کا ہے۔ پھر ان کا اعتراض بھی درست ہوگا۔ آپ اس کی تائید میں کچھ کہہ سکتے ہیں۔ آپ اخبار سے نہیں پڑھ سکتے۔

مفتی ظفر علی نعمانی: * اچھی بات ہے میں اخبار سے نہیں پڑھتا، صرف اس تحریک کی تائید میں گذارش کرتا ہوں۔ چونکہ یہ اکثریت کا فیصلہ تھا اور قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا تھا لہذا اس فیصلہ کو چیلنج کرنا اور اس کو گمراہ کن غلط اور باطل اور مفسدانہ کہنا اور بڑے غلط الفاظ استعمال کرنا یہ حق کسی کو نہیں پہنچتا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ یہ حق اکثریت کو بھی نہیں چہ جائیکہ اقلیت ایسی باتیں کرے۔ اس سے اشتعال پیدا ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انہیں اس ملک میں رہنے کا حق نہیں۔ وہ خوشی سے یہاں رہیں۔ وہ محبت سے یہاں رہیں لیکن اس قسم کا رویہ اختیار کرنے سے ہمارے جذبات یقیناً بھڑکیں گے اور اس کے نتائج یقیناً اچھے نہیں ہوں گے تو میں نہایت خلوص کے ساتھ ان باتوں کے پیش نظر چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کی طرف سے کم از کم سفارش کی جائے کہ وہ اس قسم کا غلط رویہ اختیار نہ کریں۔ اپنی حیثیت میں رہیں اور اکثریت کے فیصلے کو تسلیم کریں۔ جس کو ہم حق کہتے ہیں اسے وہ باطل کہتے ہیں اور جسے ہم باطل کہتے ہیں اسے وہ حق سمجھتے ہیں۔ میں ان کے ایک دو، تین، چار نہیں، آٹھ پرچے ساتھ لایا ہوں جن میں اس قسم کی باتیں لکھی ہوئی ہیں۔ بد قسمتی سے ۱۰ تاریخ کا پرچہ مجھے نہیں مل سکا اور میں نے

*Speech not corrected by the honourable Member.

[Mufti Zafar Ali Namani]

بڑی مشکل سے لاہور اور کراچی سے یہ پرچے جمع کئے ہیں - ان میں سے ہر پرچہ اس قسم کا ہے جس سے ہمارے جذبات سخت مجروح ہو رہے ہیں اور ہمیں سخت تکلیف ہو رہی ہے - میں عرض کرتا ہوں کہ اس مسئلے کے متعلق جو پرچہ سندھ اسمبلی میں پیش ہوا ہے وہ میرے پاس موجود ہے- سندھ اسمبلی نے کہا ہے کہ چونکہ اس مسئلہ کا تعلق مرکز سے ہے لہذا اسے مرکز کو refer کیا جائے اور اس کے متعلق مرکز کوئی کارروائی کرے تو ہم مرکز کو سفارش کرتے ہیں چونکہ یہ مسئلہ مرکز کو refer کر دیا گیا ہے- ہم چاہتے ہیں کہ مرکز اس کے متعلق کچھ نہ کچھ کارروائی ضرور کرے اور میں وزیر مملکت سے بھی گذارش کروں گا کہ وہ مجھے اجازت دیں کہ میں ان پرچوں کے چند اقتباسات میں سے صرف دو تین سطریں پڑھکر سنادوں تاکہ آپ صحیح نتیجے پر پہنچ سکیں - جناب چیئرمین ! آپ خود دیندار آدمی ہیں اور حقیقت کو کچھ نہ کچھ سمجھتے ہیں اگر آپ اجازت دیں تو میں جناب چیئرمین سے بھی اجازت لیکر چند اقتباسات سنادوں -

جناب چیئرمین : آپ وہ پرچہ وزیر مملکت کے حوالے کر دیں -

ملک محمد اختر : آپ وہ پرچہ یہیں میرے حوالے کر دیں - ہم اسے دیکھ لیں گے - آپ کی یہ تحریک التواء تو صحیح نہیں کیوں کہ اس میں جس پرچے کا حوالہ آپ نے دیا ہے وہ آپ کے پاس موجود نہیں تو وہ پرچہ آپ ہمیں دے دیں - We will look into it.

مفتی ظفر علی نعمانی : میں کہتا ہوں کہ اس پر مناسب کارروائی کریں -

ملک محمد اختر : ہم مناسب کارروائی نہیں کہتے ہم تو کہتے ہیں کہ ہم اسے دیکھ لیں گے-

**Mr. Chairman:** That is his suggestion. Do you oppose it?

**Malik Mohammad Akhtar:** I oppose it on the technical ground and assure that if this complaint or any other complaint is brought to our notice by any of the Senators in any form, that has got to be looked into and we will certainly look into it.

جناب چیئرمین : مفتی صاحب ! جس پرچے میں قابل اعتراض جملے ہیں وہ آپ ان کے حوالے کر دیں ۔ اگر وہ واقعی قابل اعتراض ہیں تو وہ حکومت کو refer کر دیں گے کہ وہ کوئی اقدام کرے ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : میں پیش کردوں گا ۔

ملک محمد اختر : ہم یہ مسئلہ حکومت کو refer کردیں گے ۔ آپ اس تحریک پر زور نہ دیں اور اسے واپس لے لیں ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : میں اسے واپس تو نہیں لیتا ۔ آپ چاہیں تو ٹیکنیکل وجوہات کی بنا پر اسے مسترد کر دیں ۔

جناب چیئرمین : آپ واپس نہ لیں ۔ آپ کہیں کہ چونکہ وزیر مملکت نے یہ یقین دہانی کرائی ہے کہ اگر قابل اعتراض جملے دکھائے جائیں تو وہ اس کے تدارک کے لئے اقدام کریں گے ۔ اس یقین دہانی کے پیش نظر آپ اس تحریک پر زور نہیں دیتے ۔

مفتی ظفر علی نعمانی : ٹھیک ہے ۔ جیسے کہ وزیر مملکت نے یقین دہانی کرائی ہے اگر وہ بالکل صداقت کے ساتھ اس یقین دہانی پر قائم ہیں تو میں اس پر بالکل زور نہیں دوں گا ۔

**Mr. Chairman:** All right. It is not pressed. There is no other business to transact.

ملک محمد اختر : مولانا صاحب ! وہ پرچہ مجھے ابھی دے دیں ۔

## BALUCHISTAN SITUATION: 16TH DECEMBER, 1974, ANNOUNCED FOR DISCUSSION

جناب زمرد حسین : جناب چیئرمین ! میں ایک گذارش کرنا چاہتا ہوں - حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے اتفاق سے اور آپ کی منظوری سے بلوچستان کے مسئلہ پر بحث کے لئے ۱۰ تاریخ مقرر کی گئی تھی اور میرے خیال میں ۱۵ تاریخ کو وزیر اعظم صاحب بلوچستان کے بارے میں کچھ کہیں گے -

جناب چیئرمین : میرے خیال میں وہ ۱۵ تاریخ کو کر رہے ہیں -

جناب زمرد حسین : تو وزیر اعظم صاحب ۱۵ تاریخ کو بلوچستان کے متعلق کچھ کہیں گے جیسا کہ انہوں نے اعلان کیا ہوا ہے کہ لوگ ہتھیار ڈال رہے ہیں تو ہم لوگ کوئٹہ جائیں گے تو میں چاہتا ہوں کہ یہ بحث اگر ایک دو دن کے لئے postpone ہو جائے تو بہتر ہوگا -

جناب چیئرمین : ہم یہ بحث ۱۶ تاریخ کو کرینگے -

جناب زمرد حسین : وزیر اعظم صاحب ۱۵ تاریخ کو بلوچستان کے متعلق ات کر رہے ہیں - اگر ہم یہاں ۱۶ تاریخ کو اس مسئلے پر بحث کریں تو یہ صحیح طور پر نہیں ہو سکے گی اور لوگوں کو اس امر کے متعلق صحیح علم نہیں ہو سکے گا اور یہ مسئلہ یہاں پھر چلے گا کہ اس پر بحث کی جائے تو میرا خیال ہے کہ دن بڑھا دیجیئے -

جناب محمد ہاشم غلزئی : جناب والا ! آپ کو علم ہے کہ ہم نے بلوچستان کے متعلق تحریکات التواء دینی تھیں - اس سلسلے میں پیر زادہ صاحب نے کہا کہ بجائے اس کے کہ ہم ان تحاریک پر بحث کریں یہ زیادہ بہتر ہوگا کہ ہم ایک دن مقرر کرلیں تا کہ بلوچستان کے مسئلہ پر کمل طور پر بحث ہو جائے تو ہم نے ان کی بات کو منظور کیا - انہوں نے کہا کہ

یہ بحث ۹ تاریخ کو کرینگے - ہم نے کہا کہ ۹ تاریخ کو چونکہ ہم باہر ہوں گے اس لئے یہ ٹھیک نہیں - انہوں نے کہا کہ ۱۰ تاریخ رکھ لیں - تو ہم نے ۱۰ تاریخ منظور کرلی - اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ ہماری تحاریک التواء بھی infructuous ہو گئی ہیں تو اب پوزیشن یہ ہے کہ ۱۰ تاریخ کے بعد ہم یہاں نہیں ہوں گے - اگر ۱۵ تاریخ کے وزیر اعظم صاحب کے بیان کے بعد نئی صورت حال پیدا ہو جائے اور اس کی بنیاد پر حکومت اگر اس تاریخ کو بڑھانا چاہتی ہے تو اس صورت میں ہم اپنی تحاریک التواء واپس نہیں لینگے - اس کے علاوہ یہ جو ۱۶ تاریخ رکھی گئی ہے یہ بھی ہماری مرضی کے خلاف رکھی گئی ہے - ہم نے کہا تھا کہ ہم ۱۰ تاریخ چاہتے ہیں تاکہ اس پر بحث ہو -

جناب چیئرمین : میں آپ کو ایک بات بتاؤں - میں نے ان کو بتایا تھا کہ میں ۱۳ تاریخ تک یہاں نہیں ہوں گا - واقعات ہو جاتے ہیں - مجبوری ہو جاتی ہے تو واقعات ایسے ہو گئے اور اس میں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا تو ۱۳ تاریخ تک میں یہاں نہیں ہوں گا - میں نے کہا کہ میں ۱۴ تاریخ کے لئے اسے رکھ رہا ہوں - انہوں نے کہا کہ ۱۴ تاریخ کو ہماری بڑی اہم میٹنگ ہے اور ۱۵ تاریخ کو اتوار ہے تو آپ ۱۶ کو رکھ دیں - یہ میں نے خواجہ صاحب سے کہا تھا کہ میری مجبوری ہے -

خواجہ محمد صفدر : جی ہاں - کہا تھا -

جناب چیئرمین : میں نے انہیں کہا کہ آپ نے ۱۰ تاریخ کے لئے اسے رکھا ہے اور میں ۱۳ تاریخ کو واپس آؤنگا تو میں نے کہا کہ میں ۱۴ تاریخ کو رکھ سکتا ہوں - انہوں نے کہا کہ ۱۴ تاریخ کو ہماری بڑی لمبی چوڑی میٹنگ ہے اور ۱۵ کو اتوار ہے تو آپ ۱۶ تاریخ کے لئے رکھ لیں تو میں نے مجبوراً ۱۶ تاریخ مقرر کی اور میں نے خواجہ صاحب کو بتا دیا تھا کہ ہم اسے ۱۶ تاریخ کو لینگے -

جناب محمد ہاشم غلزئی : جناب ! عرض یہ ہے کہ پہلے ان کی تجویز پر ۱۰ تاریخ مقرر کی گئی تھی ۔ اگر یہ تاریخ منظور کرتے ہیں تو ہماری تحاریک التواء کو آنے دیں ۔

جناب چیئرمین : میرے اس بیان کے بعد کہ میں نے انہیں یہ بتایا تھا کہ آپ ۱۴ تاریخ کے لئے رکھ لیں اور پھر آپ نے ۱۶ تاریخ کا فیصلہ کیا تو اس میں حکومت تو back out نہیں کر رہی ۔ آپ مجھ سے شکایت کر سکتے ہیں ۔

جناب محمد ہاشم غلزئی : آپ نے خود کہا تھا کہ ۱۰ تاریخ رکھی جائے کیوں کہ آپ نے کہا تھا کہ آپ ۱۰ تاریخ کو یہیں ہوں گے ۔

جناب چیئرمین : میرا پہلا پروگرام یہ تھا کہ میں ۶ تاریخ کو جا کر ۸ تاریخ کو واپس آجاؤنگا لیکن اب مجبوراً مجھے رہنا پڑ گیا ہے ۔

جناب محمد ہاشم غلزئی : تو پھر آپ اجازت دیں کہ ہماری تحاریک التواء آجائیں ۔

جناب چیئرمین : لیکن آپ تو مان چکے تھے ۔

جناب محمد ہاشم غلزئی : مگر آپ بھی تو مان چکے تھے ۔ آپ ہماری تحاریک التواء آنے دیں ۔

ملک محمد اختر : اگر انہیں شوق ہے تو وہ لے آئیں ہم انہیں ۱۰ منٹوں میں نمٹا لیں گے ۔

جناب چیئرمین : آپ کو تو غلط فہمی ہے کہ یہ حکومت کی طرف سے back out ہوا ہے اور اب حکومت پس و پیش اور لیت و لعل کر رہی ہے ۔ یہ صحیح نہیں ۔

میں نے آپ کو کہا ہے کہ مجھے مجبوراً پہلے تو ۹ تک باہر رہا تھا - اب ۱۲ تک رہنا پڑے گا اور ۱۳ کو آکر ۱۴ کو لے سکتے تھے - ۱۴ کو Saturday ہے ان کی meeting ہے وہ کہتے ہیں کہ ہماری meeting ہے - ۱۵ کو اتوار ہے - تو ۱۶ کو رکھ دیتے ہیں -

**Mr. Mohammad Hashim Ghilzai:** I will not be here after 11th or 12th because I am going to Haj, that is why I am pressing it.

**Mr. Chairman:** I wouldn't here then.

جناب محمد ھاشم غلزئی: وہ ۱۸۷ کے تحت جو بلوچستان کے متعلق adjournment motions آ رہے ہیں - وہ delay ہو رہی ہیں - ان کو discuss کر لیتے -

جناب زمرد حسین: جناب white paper پر میری بھی تحریک التواء تھی وہ میں نے بھی press نہیں کی کیوں کہ ۱۶ دسمبر کو ہماری بلوچستان پر بحث ہو رہی ہے مجھے معلوم نہیں تھا کہ ہمارے لیڈر جو ہیں اپوزیشن کے وہ حج پر جا رہے ہیں -

جناب چیئرمین: ۱۵ کو شاید Prime Minister صاحب کوئی بیان دیں گے تو اس لئے اسکی روشنی میں ۱۶ کو بلکہ بہتر ہوگا کہ ۱۷ کو یہ بحث رکھی جائے - کیوں کہ ۱۵ کو وہ بیان دیں گے اور ۱۶ کو اخبار میں آ جائے گا - لیکن اب تو یہ فیصلہ ہو گیا کہ ۱۶ دسمبر کو بلوچستان پر بحث ہوگی -

راؤ عبدالستار: یہ adjournment motions واپس لے لیں - جب یہ واپس آ جائیں گے تو پھر ان کو discuss کر لیں گے اور ان کو موقعہ دے دیں گے -

جناب چیئرمین: غلزئی صاحب آپ میری بات سنیں - گورنمنٹ ٹال مٹول نہیں کر رہی ہے - اس کو avoid کرنا چاہتی ہے - میں نے آپ کو کہا ہے کہ

[Mr. Chairman]

میرا ضروری کام ہے اور مجھے مجبوراً باہر جانا ہے پھر آپ بھی نہیں ہوں گے چونکہ آپ نے ۱۰ یا ۱۱ کو حج پر جانا ہے۔

جناب محمد ہاشم غلزئی: ۱۰ کے بعد جانا ہے۔

جناب چیئرمین: ۱۰ کے بعد آپ نے کب جانا ہے؟

جناب محمد ہاشم غلزئی: ۱۲ کو جانا ہے۔

جناب چیئرمین: اس لئے آپ چاہتے ہیں کہ ۱۲ کو ہو جائے تو گورنمنٹ کی طرف سے کوئی غلطی نہیں ہے۔ یہ تو میری ہے اور چونکہ آپ حج پر جا رہے ہیں اس لئے پہلے ہو جائے۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن ۱۲ کو نہیں ہو سکتی۔ میں نے آپ کو مجبوری بتادی ہے۔

جناب محمد ہاشم غلزئی: وہ جو ریکارڈ پر adjournment motions ہیں وہ تو آجائیں۔

**Malik Mohammad Akhtar:** Sir, I would like to make a statement with your permission that the Government is not allergic or nervous about the discussion on Baluchistan situation, which is according to our best information and in consequence of the best efforts of the Government has improved. As for as the adjournment motions are concerned, I would like to make it clear that no adjournment motion can be taken under the rules when discussion on a certain matter is fixed and as such under the rules adjournment motions cannot be entertained, and it was mutually decided to give more opportunities to the honourable Members on either side to express their views in respect of state of affairs in Baluchistan, and as such the Government has rather accommodated all the Members on both sides to have more participation. The discussion may go for two or three hours even, whereas the adjournment motions on technical grounds could have been dealt with in a shorter time. I don't mean to say that there could be any ruling on any of the adjournment motions. It could even be admitted but in order to facilitate the Members on either side, it was mutually decided that we should fix a day, and a whole time debate should take place, and I consider that the honourable Chairman would be here on 16th and the debate can be conducted in a better way. Sir, the circumstances are unavoidable. The Government has no intention to avoid the debate or deal with it, rather we have given the suggestion, the proposal to conduct fulfledged debate and, I think, there should be no other impression. Sir, I am very happy that my honourable and learned friend, the Leader of the Opposition, is going to perform Haj but I consider that he should look at the convenience of the rest

of the House and look at the public interest which would be served. Fix a fulfledged debate on Baluchistan rather than indulge in small things. Sir, his motion can not be taken up under the rules, only a debate can be held.

جناب چیئرمین : وہ نہیں ھوں گے۔ وہ حج پر تشریف لے جا رہے ھیں لیکن باقی تمام ممبران یہاں ہوں گے اور بلوچستان سے کافی ممبران ھیں جو اسوقت تقریر کر سکتے ھیں -

جناب زمرد حسین : جناب کافی نہیں ھیں - صرف دو ھیں -

جناب چیئرمین : اس طرف سے منسٹر نہ ہوں تو تقریریں ھو سکتی ھیں تو اس طرف سے بھی کچھ رکن نہ ہوں تو کیا ھے ؟ ۱۶ کو لے لیں گے میں نے فیصلہ کر لیا ھے اور میں نے ان کو فیصلے کے کنفرمیشن کا خط بھی بھیجا ھے کہ یہ غلط فہمی ہوئی ھے لیکن یہ قصداً نہیں ھوا -

Now, we adjourn to meet again tomorrow at 10.00 A.M.

---

The House adjourned till ten of the clock in the morning on Firday, December 6, 1974.

---